کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک　　ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

جامعہ صفیہ غوثیہ۔ بھاٹی چوک لاہور

0345-4666768,0322-4973954

کتاب : کشف المحجوب (کلام المرغوب)

مصنف : حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش ؒ

مترجم : علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری

تحقیق، تخریج و تدوین جدید: ڈاکٹر خالق داد ملک، چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب

باہتمام : قاری محمد عارف سیالوی، مہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور

نگران : صاحبزادہ محمد طاہر شہزاد سیالوی، چیئرمین مکتبہ شمس و قمر

حافظ محمد کاشف جمیل، مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس و قمر

کمپیوٹر ورک : طاہر مقصود

سال اشاعت : فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ

تعداد : 500

ناشر : مکتبہ شمس و قمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور

0345-4666768 0322-4973954

"مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ عَزِیْزًا فِی الدُّنْیَا وَ شَرِیْفًا فِی الْاٰخِرَۃِ فَلْیَجْتَنِبْ ثَلَاثًا لَا یَسْأَلُ اَحَدًا حَاجَتَہٗ وَّ لَا یَذْکُرُ اَحَدًا بِسُوْءٍ وَلَا یُجِیْبُ اَحَدًا اِلٰی طَعَامِہٖ."

"جو چاہے کہ دنیا میں عزت دار رہے اور آخرت میں شریف، تو اسے چاہیے کہ تین باتوں سے مجتنب رہے:

(۱) مخلوقات میں سے کسی سے اپنی حاجت روائی نہ چاہے۔

(۲) کسی کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے۔

(۳) اور کسی کا مہمان نہ بنے۔"

اس لیے کہ جو اپنے ربّ کے دروازہ کو جانتا ہے، اسے مخلوق کے سامنے حاجت لے جانے کی کیوں حاجت ہو، اور یہ حقیقت ہے کہ وہاب مطلق کے در کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف وہی دستِ سوال دراز کرے گا جسے کیف عرفانِ حق حاصل نہ ہوا ہو اور جبکہ یقین قلب کے ساتھ وہ جان چکا کہ قاضی الحاجات تمام عالم کا وہی جمیل حقیقی ہے تو جس غیر سے حاجت روائی چاہے گا وہ اپنے جیسے سے حاجت روائی چاہنا ہوگا۔

لِاَنَّ اِسْتِعَانَۃَ الْمَخْلُوْقِ مِنَ الْمَخْلُوْقِ کَاِسْتِعَانَۃِ الْمَسْجُوْنِ مِنَ الْمَسْجُوْنِ.

"اس لیے کہ طلب اعانت مخلوق کی مخلوق سے ایسے ہے جیسے ایک قیدی اپنے ساتھ کے قیدی سے اعانت چاہے" (۱)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

انہیں میں سے فلکِ معرفت، فلکِ محبت ابو یزید طیفور بن علی بسطامی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۔ (اَقُوْلُ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ) حضرت بشر حافیؒ کے اس قول پر جو ذکر ہوا، عارف باللہ فانی فی اللہ حضرت خواجۂ عالم مخدوم علی بن عثمان الجلابی رحمۃ اللہ نے جو تحریر فرمایا باللّٰہِ الْعَظِیْم ان کے مرتبہ اور شان کے لیے یہی شایان ہے لیکن اس سے کوئی زبانی توحید کا بیار یہ نہ سمجھ لے کہ یہ شان "ہرا یرا غیر انتھو خیرا" کی ہے بلکہ یہ مرتبہ ان پاک ہستیوں کا ہے جو مشاہدۂ جمال یار میں ہر آن مستغرق رہنے والے ہیں، عوام کے لیے تو قرآن پاک: "وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ" فرمارہا ہے اور حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم "فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ" کا حکم دے رہے ہیں، لہٰذا اس مضمون سے عوام غلط فہمی میں پڑ کر اپنے کو محروم اعانت خاصان بارگاہ نہ بنائیں۔ اچھی طرح یاد رکھیں کہ یہ خاصانِ بارگاہ شناورانِ دریائے محبت، غریق بحر وحدت، سرمستانِ بادۂ عشق و معرفت کے شان کی ترجمانی ہے۔ عوام کا یہ درجہ ہرگز ہرگز نہیں۔

اجل مشائخ سے گزرے ہیں ان کی کیفیت حالیہ اعلیٰ درجہ پر تھی اور ان کی شانِ تصوف بہت بلند مانی گئی ہے، حتیٰ کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَبُوْیَزِیْدَ مِنَّا بِمَنْزِلَةِ جِبْرَئِیْلَ مِنَ الْمَلَائِکَةِ.

''بایزید بسطامی ہم میں ایسے معظم ہیں جیسے جماعت ملائکہ میں جبریل امین''۔

آپ کے جدامجد مجوسی تھے اور بسطام کے معززین میں سے ایک آپ کے والد بھی تھے اور آپ سے احادیث نبی کریم ﷺ میں بہت روایات ہیں اور آپؒ اپنے بسطام کی آبادی میں فرد الفرید گزرے ہیں اور فنِ تصوف میں آپ کو یکتا عالم مانا گیا ہے اور حقائق علم بیان کرنے میں آپؒ سے زائد دوسرا نظر نہ آیا اور آپؒ علم کے ساتھ محبت اور شریعتِ مطہرہ کی خاص طور پر تعظیم کرنے والے تھے اور یہ تمام صفات آپؒ میں حقیقتاً موجود تھیں، یہ نہیں کہ الحاد و زندق کی مدد کے لیے زُہد و ورع کا محض پردہ ڈال لیا ہو، جیسا کہ اکثر ایسا کر لیتے ہیں۔

بلکہ آپ ابتداء سے مجاہدہ و عمل صالح میں رہے۔ چنانچہ آپؒ خود فرماتے ہیں:

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَةِ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً فَمَا وَجَدْتُ شَیْئًا اَشَدَّ عَلَیَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهٖ وَلَوْ لَا اخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ لَبَقِیْتُ وَاخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ اِلَّا فِیْ تَجْرِیْدِ التَّوْحِیْدِ.

''تیس سال مجاہدہ کرتا رہا، میں نے شدید ترین علم و عمل سے زیادہ کسی چیز کو نہ پایا اور اختلاف علماء نہ ہوتا تو میں زُہد و ورع سے رہ جاتا اور حق اطاعتِ دین ادا نہ کر سکتا اور سچ بات یہ ہے کہ اختلاف علماء رحمت ہے مگر جبکہ توحید میں مجرد ہو جائے تو پھر یہ اختلاف نہیں رہتا۔''

بقول شاعر ؎

چہ کافر چہ مومن چہ گبر و چہ ترسا
دو عالم بدو زلف شیدا بر آمد (مترجم)

اور حقیقت حال یہ ہے کہ عام طور پر طبیعت علم کے مقابلہ میں جہل کی طرف زیادہ میلان رکھتی ہے اور جہل کا یہ ادنیٰ فائدہ واضح ہے کہ بہت سے کام بغیر کسی فکر کے انسان کر سکتا ہے اور اس علم کا پہلا نتیجہ یہ ہے کہ عالم کا کوئی قدم فکر و غور کے بغیر نہیں اٹھ سکتا اور شریعتِ اسلامیہ کا راستہ اور اس کی پل صراط اخروی پل صراط سے کہیں زیادہ باریک اور پُر خطر ہے۔

تو ایسے ماحول میں انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اس طرح رہے کہ اگر بلند و بالا